REGD No. L 5254

81

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان ۲۴ روپے

ہفتہ وار ایڈیشن ا

فی پرچہ ا؎

ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲½ روپے

جلد ۳۹/۵ | جمعرات ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۲۵ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۱

پاکستانی فوجوں کی کمان کے لئے آگے آئیے

جنرل ایوب کی تصریحات

پشاور ۲۴ جنوری۔ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف میجر جنرل ایوب خان نے یہاں اسلامیہ کالج کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے تلقین کی کہ وہ پاکستانی فوجوں کی کمان کے لئے آگے آئیں اور صرف کمان کرنے ہی کی نہیں بلکہ علوم کے دلوں میں گھر کرنے کی بھی تخلیقی صلاحیتیں پیدا کریں۔ آپ نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ عملی سیاسیات میں حصہ لینے کی بجائے اپنے آپ کو اپنے ہاتھ کام پاکستان کے شاندار کام کے لئے تیار کریں۔

مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

لاہور ۲۴ جنوری۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان کی عارضی قیام گاہ نمبر ۲ کلب روڈ پر مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری کا اجلاس آج سہ پہر ۴ بجے کے قریب پھر منعقد ہوا صدارت کے فرائض خان لیاقت علی خان نے انجام دیئے آج کے اجلاس میں جو مسلسل ۴ گھنٹے تک جاری رہا سید خلیل الرحمن آغا غلام نبی پٹھان چوہدری نذیر احمد ملہی اور خان ابراہیم خان نے شرکت کی۔ خیال ہے آج سے بورڈ نے

آئندہ ۳۶ گھنٹوں میں سردی کی شدید لہر مغربی پاکستان پہنچ جائیگی

کراچی ۲۴ جنوری۔ آئندہ ۳۶ گھنٹوں کے اندر اندر مغربی پاکستان میں سردی کی ایک شدید لہر آنے والی ہے۔ کیونکہ قطب شمالی کی برفانی ہوائیں عراق سے ہوتی ہوئی مغربی ایران تک پہونچ چکی ہیں۔ اور مغربی پاکستان کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ آج رات بلوچستان کا درجہ حرارت گر کر نقطہ انجماد تک پہونچ جانے کا امکان ہے۔ یہ لہر تین چار دن تک مغربی پاکستان میں رہے گی۔

مسئلہ کشمیر پر بحث اگلے مہینے کے شروع میں ہو سکیگی

لیک سکسس ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج لیک سکسس پہنچ جائیں گے اور اقوام متحدہ پر زور دیں گے کہ وہ مسئلہ کشمیر پر جلد از جلد بحث کرے۔ ویسے سلامتی کونسل کے اس دفعہ کے ایکوڈور کے صدر مسٹر اینٹونی نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اس مہینے کے آخر تک مسئلہ کشمیر کا زیر بحث آنا مشکل ہے البتہ اگلے مہینے کے شروع میں اس پر بحث ممکن ہو سکیگی۔

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ امریکہ کے اخبار اور سیاسی جماعتیں اب مسئلہ کشمیر میں زیادہ دلچسپی لینے لگی ہیں۔ متعدد اخباروں نے اس موضوع پر مقالے لکھ کر اقوام متحدہ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ پاکستان وہندوستان میں اس وقت پھوٹ جبکہ ایشیا کا امن پہلے ہی متزلزل ہو رہا ہے۔ امن عالم خاص کر امن ایشیا کے لئے سخت مہلک ہوگی

بیون سخت بیمار ہیں

لنڈن ۲۴ جنوری۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون کو آج نمونیہ ہو گیا ہے۔ ان کی حالت سخت تشویشناک بیان کی گئی ہے۔

عراقی تجارتی وفد کی آمد

کراچی ۲۴ جنوری۔ عراق کا ایک تجارتی وفد جلد ہی پاکستان آنے والا ہے۔ یہ وفد عراق کے سابق وزیر خزانہ سید علی ممتاز کی قیادت میں اس ماہ کے آخر تک بغداد سے روانہ ہوگا۔ اس دورہ میں عراق حکومت کے خزانہ۔ تجارت اور خارجہ کے بعض ملاقے شامل ہوں گے ؛

بلجیم کو دس ہزار ٹن پٹ سن

کراچی ۲۴ جنوری۔ بلجیم کو پٹ سن کا مزید دس ہزار ٹن کوٹہ الاٹ کیا گیا ہے۔ یہ کوٹہ ملا کر کل ۶۵ ہزار ٹن بلجیم کے لئے بنتا ہے۔

سمجھوتے کی امید

لنڈن ۲۴ جنوری۔ لنڈن سے روانگی پر چین کی نئی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ چین نے نئی تجاویز میں کوئی شرط نہیں کی بلکہ مصالحت کی طرف قدم اٹھایا ہے اسلئے امید ہے سمجھوتے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور نکل آئیگی

لیبیا کے لئے دو ایوان

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ لیبیا کے لئے اقوام متحدہ کے کمشنر مسٹر پیلٹ اقوام متحدہ کی مشاورتی کونسل اور لیبیائی قومی اسمبلی کے سامنے ایک مصالحاتی حل پیش کرنے والے ہیں جس میں لیبیا میں دو ایوانوں کے قیام کی تجویز کی گئی ہے۔ ایک کی رکنیت تینوں علاقے ٹریپولیٹینا۔ سائرے نیکا اور فزان کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اور دوسرے میں تینوں علاقوں کی مساوی نمائندگی ہوگی۔ اگر کوئی آئینی الجھن پیدا ہو جائے تو تین ججوں پر مشتمل اپیل کا ہائی کورٹ اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

مختصرات

کراچی ۲۴ جنوری۔ ترکی خواتین کے وفد کے لیڈر محترمہ عفت حلیم نے معاشرتی کام کرنے والی عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا میں آپ کے لئے ترک خواتین کی طرف سے خیر سگالی کا پیغام لائی ہوں

ہیگ ۲۴ جنوری۔ مغربی نیوگنی کے معاملے پر عوامی اعتراضات سے متاثر ہو کر وزیر خارجہ ہالینڈ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ امریکہ کی انڈیا لیگ نے حکومت سے اپیل کی ہے۔ کہ ہندوستان کو خوراک کے قحط سے بچانے کے لئے ۲۰ لاکھ ٹن اناج مہیا کیا جائے ؛

ڈھاکہ ۲۴ جنوری۔ چاٹگام کے ڈپٹی کمشنر کو برما کے لئے پاسپورٹ جاری کرنے کے اختیارات پھر دے دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ یہاں کے اخباروں کے مطابق وزیر اعظم افغانستان امریکہ قرضہ لینے کے لئے جا رہے ہیں۔

بین الاقوامی ثالثی ۔ یا جنگ

ہم اپنے گھروں کو واپس جائینگے

قاہرہ ۲۴ جنوری۔ اسٹار کو اردن شام اور لبنان میں رہنے والے پناہ گزینوں کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ اس تار میں نوری السعید کی اس کوشش کی مذمت کی گئی ہے کہ اسرائیل میں مستقل طور پر آباد ہونے کے لئے ۲۰ لاکھ یہودیوں کو اردن سے گزرنے دیا جائے۔ اور کہ یہ حرکت عرب لیگ کے منشور کی شرمناک خلاف ورزی ہے۔ اور اسے قومی اصولوں کے خلاف جارحانہ اقدام اور اردن کے لئے ضرب شدید تصور کیا جائے گا۔ اس تار میں آگے چل کر لکھا گیا ہے کہ ۔ " پناہ گزین عرب لیگ کونسل سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فلسطین کا مسئلہ جلد از جلد حل کرے تاکہ معقول معاوضہ کے ساتھ پناہ گزین اپنے اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔ وہ عرب ملکوں سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یا تو دوبارہ جنگ شروع کر دیں۔ یا بین الاقوامی ثالثی کے لئے گفت وشنید شروع کریں۔ یا پھر اسے فلسطین کے لوگوں ہی پر چھوڑ دیں لیکن اگر کوئی موثر کارروائی اختیار نہ کی گئی۔ تو ہم تشدد اختیار کئے بغیر مجموعی طور پر اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوں گے۔

نزدیک و دُور سے

۔ راولپنڈی ۲۴ جنوری۔ ضلع راولپنڈی کی ۹ نشستوں کے لئے جن ۴۳ امیدواروں نے مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان میں سے ۲۸ افراد نے جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ یہاں یہ حلف اٹھایا کہ پاکستان مسلم لیگ کا پارلیمنٹری بورڈ جس امیدوار کو نامزد کرے گا وہ اس کی حمایت کریں گے۔

۔ لاہور ۲۴ جنوری۔ مسٹر جسٹس محمد شریف نے آبپاشی کے محکمے کے چیف انجینئر انکوائری کی رپورٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں بھجوا دی ہے۔ یہ رپورٹ ۴۴ صفحوں پر مشتمل ہے۔

۔ نیو یارک ۲۴ جنوری۔ لبنان کے ڈاکٹر چارلس ملک نے ایک بیان میں کہا۔ اس وقت دنیا کے موجودہ تاریک حالات میں اقوام متحدہ کی وجہ سے اب تک امید کی بنیادیں قائم ہیں۔ اور یہ دنیا کے حالات کی صحیح عکاسی کرتی ہے۔

۔ وائنا ۲۴ جنوری۔ آسٹریلوی وفاقی پارلیمنٹ نے باتفاق رائے قانون منظور کر لیا ہے کہ نئے وفاقی صدر کا انتخاب عام رائے شماری سے ہو۔ نفاذ سے پہلے یہ چاروں قابض طاقتوں کے روبرو پیش کیا جائے گا۔

۔ کوئٹہ ۲۴ جنوری۔ بلوچستان کی ہندو پنچائت کے صدر چوہدری ماہبول چند نے پختونستان کے اس پروپیگنڈے کی مذمت کی ہے۔ جس کی لیاقت نہرو معاہدے کے خلاف حکومت ہند نے اپنے ملک میں اجازت دے رکھی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء

کیا یہ لوگ ملکی قانون سے بالا ہیں

حکومت پنجاب کی طرف سے انتخابات کے متعلق جو ناجائز وسائل کے متعلق ہدایات جاری ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک شق حسب ذیل ہے کسی امیدوار کا یا اس کے کسی کارکن کا۔ یا کسی امدادی کا ووٹر پر ناجائز دباؤ ڈالنا۔ یا کسی ووٹر کو قبیلے برادری یا فرقے کا واسطہ دے کر ووٹ طلب کرنا یا ووٹ دینے پر مجبور کرنا یا اپنی ذریعوں سے کام لے کر امیدوار یا ووٹر کو انتخاب لڑنے سے دستبردار ہونے یا انتخاب کے لئے کھڑا ہونے کی ترغیب دینا یا اسکو فریق مخالف کے حق میں ووٹ دینے سے باز رکھنا۔ یا باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

ہم حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ احراریوں کے ترجمان سہ روزہ آزاد میں متواتر اسبات کا اعلان ہو رہا ہے کہ احراری مرزائی (احمدی) امیدواروں کی کھلم کھلا مخالفت کریں گے۔ مندرجہ ذیل اعلان جو "آزاد" میں چوکھٹے میں کئی بار شائع ہو چکا ہے ملاحظہ ہو۔

ماتحت جماعتیں توجہ فرمائیں

مجلس احرار نے اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسلمانان پنجاب سے اپیل کی تھی کہ وہ آئندہ انتخابات اسمبلی میں کسی مرزائی امیدوار کی امداد نہ فرمائیں اب چونکہ الیکشن قریب آ رہا ہے اور بعض مقامات سے مرزائیوں نے چور دروازہ تلاش کرنے شروع کئے ہیں۔ اسلئے ماتحت مجالس سے دوبارہ اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مرکز کو صحیح حالات سے باخبر رکھیں۔ اس سلسلہ میں ہم سارے پنجاب کا دورہ بھی کریں گے۔ پندرہ جنوری کو ہم لاہور پہنچ کر پروگرام بذریعہ اخبار آزاد شائع کر دیں گے۔ ہمیں خصوصیت سے ان علاقوں کا دورہ کرنا مقصود ہے۔ جہاں کوئی امیدوار میدان انتخاب میں کود پڑے ہوں علاوہ ازیں ہم تمام پنجاب میں اپنا تبلیغی اور تنظیمی پروگرام جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ وانشاءاللہ ہر ضلع کا طوفانی دورہ ہوگا جس میں ورکرز میٹنگ کے علاوہ جلسہ عام بھی ہوں گے۔ میرے ہمراہ قاضی احسان احمد اور دیگر زعماء احرار اکٹھے اور علیحدہ علیحدہ پروگرام کے مطابق دورہ میں شریک ہوں گے

(مولانا) محمد علی جالندھری صدر مجلس احرار الاسلام صوبہ پنجاب

(سہ روزہ آزاد لاہور ۸ر جنوری)

سوال یہ ہے کہ کیا حکومت نے احراریوں کو اجازت دے دی ہے کہ وہ مذہبی اور اعتقادی اختلافات کی بناء پر احمدی امیدوار کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ اگر اصل قانون کی یہ استثناء ہے تو اس کا اعلان حکومت کی طرف سے کیوں نہیں ہوا۔ اور اگر یہ احراریوں کی سینہ زوری ہے اور وہ علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ وہ حکومت کے اس قانون کی خلاف ورزی کریں گے تو کیا حکومت نے اس کا کوئی نوٹس لیا ہے۔ اگر لیا ہے تو کیا لیا ہے اور اگر نہیں لیا تو کیوں نہیں لیا؟

پھر ذرا اس اعلان کی عبارت پر غور فرمائیے کیا یہ ثابت نہیں کرتی کہ احراری ملک میں وسیع پیمانہ پر احمدیوں کے خلاف فتنہ طرازی کر رہے ہیں اور بدامنی پیدا کر رہے ہیں اور ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں۔ ہمارا اس سے مطلب صرف یہی نہیں کہ احراری ناجائز وسائل اختیار کرنے کا چیلنج دے رہے ہیں بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ احراری حکومت پاکستان کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ایک مذہبی جماعت کے استخفاف کے لئے منظم جدوجہد کر رہے ہیں جو ملک میں وسیع پیمانہ پر [illegible] اور نقض امن کا باعث ہو سکتی ہے

غیر فرقہ دارانہ سیاسی جماعت

پاکستان جیسی عظیم اسلامی مملکت کے قیام میں مسلم لیگ اور قائد اعظم کی کامیابی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلم لیگ نے قائد اعظم کی دور اندیشانہ راہ نمائی میں تمام خیالات اور فرق کے مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر لیا تھا۔ مذہبی بناء پر جو مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اختلافات ہیں مسلم لیگ نے ان کو سرقلم اپنے پروگرام سے خارج کر دیا تھا۔ شیعہ۔ سنی۔ اہلحدیث۔ ندوی۔ بریلوی۔ احمدی وغیرہ تمام جماعتوں کو اپنے اپنے اعتقادی اختلافات رکھتے ہوئے قائد اعظم نے مشترکہ دعوت دی تھی۔ کہ جو کوئی اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے۔ یا غیر مسلم اقوام جس کو مسلمان قرار دے کر اس کے ساتھ تمام مسلمانوں کا سا سلوک کرتی ہیں۔ وہ سب لوگ مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اپنے مشترکہ مخالفوں کا متحدہ مقابلہ کریں۔ اور اپنے اعتقادی اختلافات کو اس مشترکہ محاذ میں خلل انداز نہ ہونے دیں۔ یہ وہ عظیم الشان اصول تھا جس کو لے کر مسلم لیگ نے اپنی جدوجہد کی اور تمام مسلمان کہلانے والے لوگوں میں یک جہتی اور متحدہ مقصد کی روح پھونک دی۔ جس کا ادنےٰ نتیجہ پاکستان جیسی عظیم اسلامی مملکت کے قیام میں ظہور پذیر ہوا۔ باوجود اس کے کہ بعض خود غرض لوگوں اور جماعتوں نے اس متحدہ محاذ کو منتشر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور نہ صرف سیاسی طور پر بعض مسلمان کہلانے والوں نے اس کی مخالفت کی بلکہ مسلم لیگ کے اندر بھی بعض ایسے لوگ تھے۔ جیسے مثلاً مولوی عبدالحامد بدایونی اور مولوی ظفر علی خان آف زمیندار جو مسلم لیگ میں اعتقادی اختلافات کا فتنہ اٹھانے کے درپے تھے۔ اور بار بار کوشش کرتے تھے کہ اس کو ہوا دی جائے۔ مگر قائد اعظم کو زبردست توبیخ اور تنبیہ سے ہمیشہ ان کو باز رکھنے میں کامیابی ہوئی۔ اگرچہ ان کوتاہ بین اور تنگ نظر لوگوں نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر مسلم لیگ کی صفوں میں نادانستہ یا دانستہ انتشار پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کی۔ مگر قائد اعظم ہمیشہ ان فتنہ پردازوں کی آواز کو اپنے زبردست ہاتھ سے دبا دیتے

ان اندرونی تنگ نظر لوگوں کے علاوہ کانگرسی مسلمانوں اور احراریوں کے دو گروہ تو ایسے تھے جنہوں نے مسلم لیگ کی یک جہتی کو توڑنے کے لئے کھلم کھلا چیلنج دے رکھا تھا۔ کانگرسی مسلمانوں نے بھی یہ کام زیادہ تر احراریوں ہی سے لینا چاہا۔ اور ان کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلاتے رہے۔ چنانچہ یہ احراری ہی تھے جو جماعت احمدیہ کے خلاف ہر جگہ زہر اگلتے تھے۔ اور مسلم لیگ سے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے یہاں تک کہہ جاتے تھے کہ مسلم لیگ کی زمام "مرزائیوں" کے ہاتھ میں ہے۔ پھر ان احراریوں نے یہیں تک بس نہیں کی۔ وہ لکھنؤ تک شیعوں اور سنیوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے گئے اور مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ان کے علاوہ مودودی صاحب کی جماعت نے مسلم لیگ کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنا ایک الگ محاذ قائم کیا۔ اور مسلم لیگ کو اچھوت قرار دے کر اپنے پیرووں کو ہدایت کی کہ اسکو چھونا نہیں۔ آج مودودی صاحب اپنی تقریروں اور تحریروں میں بڑے دھڑلے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ کہ وہ کوئی الگ فرقہ نہیں۔ اور فرقہ کی خود ساختہ تعریفیں کر کر کے مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ سوال ہے کہ فرقہ کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ آپ کی جماعت یقیناً مذہبی اعتقادات کی بناء پر ایک ایسا فرقہ ہے۔ جس نے مسلمانوں کے سیاسی محاذ سے بھی الگ ہو کر ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رکھی ہے۔ آپ کے ابتدائی اعلانات یقیناً مسلم لیگ کے متحدہ محاذ کے خلاف تھے اور ہیں اور خاصکر اس وجہ سے بھی کہ آپ کے خیال میں اسلام سیاست اور سیاست اسلام ہے اگر کوئی فرقہ دوسروں کے ساتھ بعض خالص مذہبی اعتقادات کی بناء پر تعاون نہیں کرتا۔ مثلاً دوسروں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا وغیرہ تو یہ بات اسکو مسلم لیگ کے محاذ میں شرکت کرنے سے مانع نہیں ہے۔ لیکن مودودی صاحب نے

تو ایک ایسے فرقہ کی بناء رکھی کہ جو ان لوگوں کے اتحاد کے بھی مخالف تھی۔ جو مسلمان کا مشترکہ نام استعمال کر کے ایک متحدہ محاذ بنانا چاہتے تھے۔ دوسرے فرقے تو اپنے اعتقادی اختلافات کو نظر انداز کر کے تمام مسلمان کہلانے والوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے رضامند ہو گئے تھے۔ مگر مودودی صاحب نے اس سے بھی نہ صرف انکار کیا۔ بلکہ اپنی جماعت کو کلیۃً مسلم لیگ کے ساتھ انفرادی طور پر بھی اشتراک سے روک دیا۔ اور اس طرح کانگرسی مسلمانوں اور احراریوں سے بھی بڑھ کر مسلم لیگ کے مخالف ایک خالص سیاسی فرقہ بن کر سامنے آ گئے۔

مودودی صاحب اب اپنی تقریروں اور تحریروں میں مسلمانوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں۔ کہ گویا دو قومی نظریہ انہوں نے ہی ایجاد کیا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ اگر اس نظریہ کا کوئی موجب ہے۔ تو وہ سر سید ہے۔ اور مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کی تو بنیاد ہی اس نظریہ پر قائم ہوئی ہے۔ شروع سے ہی مسلمانوں میں ہر وقت سنجیدہ لوگوں کا ایک ایسا گروہ موجود رہا ہے جو اس نظریہ کی پرزور حمایت کرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے تقسیم سے پہلے مودودی صاحب نے اس کے متعلق کچھ لکھا بھی ہوگا۔ تو کوئی بڑی بات نہیں سوال تو یہ ہے کہ جب مسلم لیگ نے ایک متحدہ محاذ تمام اعتقادی تفرقات سے بالا ہو کر بنایا۔ تو مودودی صاحب نے اس وقت کیا طرز عمل اختیار کیا۔ آج وہ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کوئی فرقہ نہیں۔ حالانکہ آپ نے تو وہ کیا۔ جو کسی فرقہ کو بھی کرنے کی جرأت نہیں ہوئی آپ فرماتے ہیں۔ ہم دوسروں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ یہ کر لیتے ہیں۔ وہ کر لیتے ہیں۔ اس لئے ہم فرقہ نہیں گویا آپ کے خیال میں اسلام چند مذہبی اعمال کا ہی نام ہے۔ سوال ہے کہ اگر آپ اتنے ہی روادار ہیں تو جب تمام فرقوں نے ایک بات پر اجماع کر لیا تھا تو آپ نے اس اجماع کی مخالفت کیوں کی۔ اور وہ اجماع ایسا تھا۔ جس پر تمام مسلمان کہلانے والوں تمام اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کناں ہونے والوں اور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں نے یکزبان ہو کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر ایسے نازک وقت پر سب اکٹھے

82

اصلاح کے دو مخصوص میدان

ہر مصلح مبلغ بھی ہونا چاہیئے اور مربّی بھی

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

(ماخوذ از اخبار المصلح کراچی ۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء)

کراچی کے باہمت احمدی نوجوانوں نے ایک پندرہ روزہ اخبار المصلح جاری کرکے قرآنی پیشگوئی اذا الصحف نشرت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے —

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

کا ایک عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ جو یقیناً ایک بہت ہی خوشکن اور قابل تعریف اقدام ہے۔ اگر اسی طرح دنیا کے مختلف حصوں میں احمدی جرائد جاری ہو کر اصلاح کے کام میں حصہ بٹانا شروع کردیں۔ تو دنیا کے موجودہ فاسد خیالات کو صحیح راستہ پر ڈالنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اخبار المصلح کراچی کے عملہ کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کی کوششوں کو بار آور اور ثمرات حسنہ بنائے آمین

خدام الاحمدیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر المصلح کے آنریری ایڈیٹر ثنا تسلیم صاحب نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ میں بھی ان کے اخبار کے لئے چند سطور لکھ کر ان کی ہمت افزائی کروں۔ سو ہمت افزائی کرنا تو خدا کا کام ہے۔ اور وہی تمام طاقتوں اور توفیقوں اور تمام برکتوں کا سرچشمہ اور تمام کامیابیوں اور تمام بامرادیوں کا منبع ہے۔ لیکن ایڈیٹر صاحب کی خواہش کے احترام میں یہ خاکسار بھی ذیل کی چند سطور سپرد قلم کرکے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ جاننی چاہیئے کہ المصلح کا کام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اصلاح کرنا ہے۔ اور اصلاح کے دو مخصوص اور ممتاز میدان ہیں جن کی طرف دنیا کے ہر مصلح اور ہر امام اور ہر رسول کی توجہ رہی ہے۔ کیونکہ ان کے بغیر کوئی اصلاحی پروگرام مکمل نہیں سمجھا جاسکتا۔ (اول) غیروں میں تبلیغ اور (دوم) اپنوں کی تربیت۔ غیروں میں تبلیغ سے یہ مراد ہے کہ جس صداقت کو لے کر کوئی جماعت اٹھتی ہے اسے دوسروں تک پہونچانا اور انہیں اپنے عقائد اور خیالات کا قائل کرنا۔ اور اپنوں کی تربیت سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ ہماری تبلیغ کو قبول کرکے الٰہی جماعت میں شامل ہوجائیں۔ انہیں اس صداقت کی علمی اور عملی تفسیر پر پوری طرح قائم کردینا اور قائم رکھنا یہ دو اصلاحی کام ہیں جو ہر مصلح کے مشن کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ اور اخبار المصلح بھی جو ایک مصلح ربانی کے نام پر قائم کیا گیا ہے، اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔

یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم (سورۃ بقر)

یعنی یہ رسول (جو ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم السلام کی دعا کے مطابق مبعوث کیا گیا) لوگوں کو خدائی احکام کی تعلیم دیتا اور ان کی حکمت سمجھاتا۔ اور انہیں اس کے ذریعہ پاک کرتا ہے۔"

اس آیت میں کتاب اور حکمت کی تعلیم دینے کا کام تبلیغ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور پاک کرنے کا کام تربیت سے متعلق ہے۔ یعنی غیروں اور منکروں کو اپنے عقائد بتا کر ان کی حکمت سمجھائی جائے اور پھر جو لوگ مان لیں یا ماننے والوں کی آگے نسل پیدا ہو۔ ان کی زندگیوں کو اس کتاب و حکمت کے ذریعہ پاک کیا جائے۔ یہ وہ کام تھا جو ہمارے آقا (فداہ نفسی) صلے اللہ علیہ وسلم نے سرانجام دیا۔ اور یہی وہ مقدس فریضہ ہے جو آپ کے ہر سچے متبع اور ہر مخلص خادم پر عائد ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ہر الٰہی جماعت کے وجود کے یہی دو حصے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک حصہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ جماعت کے "آدھے دھڑ" کو مفلوج کردیا جائے جس کے بعد یقیناً دوسرا نصف حصہ بھی ماؤف ہوکر جلد ختم ہو جائے گا۔ اگر جماعت میں بیرونی تبلیغ نہیں ہوگی۔ تو جماعت کی ترقی بالکل رک جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس توجہ کا بھی خاتمہ ہوجائیگا جو ہر ایسی جماعت کی طرف دوسرے لوگوں کو ہوا کرتی ہے۔ اور اگر جماعت کی اندرونی تربیت کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔ تو دوسرے لوگوں کے مقابل پر جماعت کا کوئی امتیاز باقی نہیں رہے گا اور ایک علیحدہ جماعت کا بنانا قطعاً بے سود ہوگا یہ دونوں نہریں جن کے باطنی چشمے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے اور ایک دوسرے کو مدد پہونچاتے ہیں ہمیشہ متوازی چلنی چاہئیں۔ ورنہ ایک نہر کے خشک ہونے میں دوسری نہر کی موت کا پیغام ہے۔ اور دونوں کی زندگی خیال موہوم۔ پس ہر مصلح کا (خواہ وہ انسان ہو یا ادارہ یا اخبار ہو یا رسالہ) یہ اولین فرض ہے کہ وہ ان ہر دو کاموں کی طرف یکساں توجہ دے۔ وہ معلم بھی ہو اور مزکی بھی مبلغ بھی ہو اور مربی بھی۔

قرآن شریف ان دونوں کاموں کے متعلق نہائت لطیف ہدایتیں جاری فرماتا ہے۔ لیکن اس جگہ اختصار کے خیال سے میں صرف دو آیتوں کے ذکر پر اکتفا کروں گا۔ تبلیغ کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔

ادعُ الیٰ سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن۔ (سورۃ نحل)

یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو عقلی دلیلوں اور جذباتی وعظ و نصیحت کی باتوں کے ذریعہ دعوت دو۔ اور اگر ان کے ساتھ مجادلہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو صرف پختہ اور بہتر دلیلوں کے ساتھ مقابلہ کرو۔"

یہ لطیف قرآنی آیت اسلامی طریق تبلیغ کی گویا جان ہے۔ کیونکہ اس میں تین ایسی اصولی ہدایتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو تبلیغ کی کامیابی کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ اور ان کے بغیر کوئی تبلیغ خواہ وہ کتنی ہی بھاری صداقتوں اور کیسی ہی حکیمانہ باتوں پر مشتمل ہو کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یہ تین ہدایتیں یہ ہیں۔

(۱) صداقت کی تبلیغ میں عقلی دلیلوں کا استعمال تاکہ مخاطب یہ محسوس کرے کہ جو حقیقت میرے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ وہ پختہ یقینی اور ناقابل تردید عقلی دلیلوں کے ذریعہ ثابت ہے۔

(۲) جذباتی دلیلوں اور وعظ و نصیحت کی باتوں کا استعمال تاکہ مخاطب صداقت کی طرف طبعی کشش محسوس کرے۔ اور قبول کرنے کے فوائد اور انکار کرنے کے نقصانات بالکل عریاں ہوکر اس کی آنکھوں کے سامنے آجائیں۔ اور وہ گویا اپنے روبرو جنت و دوزخ کا نظارہ دیکھنے لگے۔

(۳) اگر فریق مخالف کے ساتھ مجادلہ اور مناظرہ کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو یونہی دلیلوں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے رطب و یابس کا ذخیرہ پیش نہ کیا جائے۔ جس کی وجہ سے مخالف کو کمزور دلیل پر ہاتھ ڈالنے اور ایک جھوٹی خوشی حاصل کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ بلکہ صرف پختہ اور مضبوط اور واضح دلیلوں پر اکتفا کی جائے۔ جو بہترین سے احسن ہوں۔

یہ وہ تبلیغ کے تین سنہری گر ہیں جن کی اسلام ہدایت دیتا ہے اور یقیناً ہر وہ شخص جو ان تین اصولی ہدایتوں کو مدنظر رکھ کر تبلیغ کے میدان میں آئے گا وہ خدا کے برگزیدہ رسولوں کے ورثہ تبلیغ کا وارث بنے گا اور اس قرآنی بشارت سے حصہ پائے گا کہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی خدا نے یہ بات ازل سے لکھ رکھی ہے کہ میں اور میرے رسول بہرحال غالب رہیں گے۔"

دنیا اس حقیقت کو مانے یا نہ مانے مگر یہ ایک ابدی صداقت ہے۔ کہ ہر کامیابی خدا کی طرف سے ہے اور ہر ناکامی انسان کی اپنی غلطیوں کا ثمرہ ہے کاش لوگ اس حقیقت کو سمجھیں۔

دوسری طرف تربیت کے متعلق قرآن شریف بالکل ابتدا میں ہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ...... اُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ بقر)

"یعنی خدا کی نظر میں سچے متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کے رستے میں خرچ کرتے ہیں ...... یہی وہ لوگ ہیں جو بالآخر بامراد ہوں گے۔"

اس آیت میں اسلام کی تعلیم کا ایسا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ جو گویا ایک مسلمان کی تربیت کا سنگ بنیاد ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایمانیات کے میدان میں تم چند اصولی صداقتوں پر جو تمہارے لئے غیب کا رنگ رکھتی ہیں۔ ایمان لانے کے بغیر مومن نہیں سمجھے جاسکتے۔ خدا اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابیں اور اس کے رسول اور یوم آخر اور قدر خیر و شر۔ اور عمل کے میدان میں دو باتیں تمہاری اسلامی تربیت کی جان ہیں۔ یعنی نماز اور خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا۔ ایمان کے میدان میں ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے خالق و مالک آقا پر ایمان لاتے ہوئے اس بات پر یقین رکھے۔ کہ اس نے اس دنیا کو یونہی کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا۔ بلکہ اس روحانی اور مادی کارخانے کو چلانے کے لئے اس نے ایک وسیع نظام قائم فرمایا ہے۔ اس نے لوگوں کے دلوں میں نیک تحریکیں پیدا کرنے اور بدیوں کے خلاف پوکس رکھنے کے لئے فرشتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور پھر وقتاً فوقتاً الہامی کتابیں نازل کرکے لوگوں کی ہدایت کا سامان مہیا کیا ہے۔ اور ان کتابوں کے ساتھ رسول بھیجے تاکہ وہ لوگوں کے سامنے خدائی ہدایت کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اور پھر اس نے موعودہ

دینوی زندگی کے بعد ایک دوسری زندگی رکھی ہے۔ تا لوگ اس دوسری زندگی میں اپنے نیک و بد اعمال کا بدلہ پا سکیں۔ اور یا آخر دنیا کا قانون قضاء و قدر (یعنی لا آف نیچر) بھی خدا کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اور اس طرح روحانی اور مادی دونوں میں ساری حکومت خدا کی ہے۔ اور اسی کی عبادت اور اسی کی رضا کے حصول میں اور پھر اسی کا جاری کردہ قانون قضاء و قدر کی روشنی میں انسان کو اپنی دینی اور دنیادی زندگی گذارنی چاہیئے۔

دوسری طرف عمل کے میدان میں دو بنیادی چیزوں کو چنا گیا ہے۔ اول نماز اور دوسرے خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنا۔ نماز خدا کا حق ہے۔ جس کے ذریعہ خدا اور بندے کے درمیان روحانی تعلق قائم ہوتا ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ بندوں کا حق ہے۔ جس کے ذریعہ نہ صرف غریب امیر آپس میں بھائی بھائی بنتے ہیں۔ بلکہ افراد کو جماعتی بوجھوں کا بھی ذمہ وار بنایا جاتا ہے۔ اور افراد میں یہ احساس پیدا کیا جاتا ہے کہ جب تم ایک جماعت کے ساتھ وابستہ ہو۔ تو تمہارے لئے فرض ہے۔ کہ اپنا سارا رزق صرف اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت پر ہی خرچ نہ کر دو۔ بلکہ اس میں سے اپنے غریب بھائیوں اور اپنی جماعت کی اجتماعی ضرورتوں کا حصہ بھی نکالو۔ اور اپنے اموال کو تبلیغ اور تعلیم کی ضروریات پر بھی خرچ کرو۔ اور اس طرح نماز اور انفاق فی سبیل اللہ کے حکم کے ذریعہ دراصل حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو میدانوں کے وسیع تقاضوں کو پورا کیا گیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ انہی میں دین کا سارا خلاصہ آجاتا ہے۔ نماز سے غافل انسان محض ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جس میں روحانیت کی کوئی جان نہیں۔ اور نہ اپنے خالق و مالک خدا کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہے۔ اور اپنا سارا رزق اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کر دینے والا انسان جنگل کے ایک درندے سے بہتر نہیں۔ جسے نہ اپنے غریب بھائیوں کا کوئی احساس ہے۔ اور نہ اپنی قوم اور جماعت کا کوئی درد ہے۔ پس اسلامی تربیت کا مرکزی نقطہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف نماز کے ذریعہ خدا سے تعلق قائم کرو۔ اور اس کی حیات بخش یاد کو اپنے دلوں میں تازہ رکھو اور دوسری طرف خدا کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ حصہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد اور جماعتی بوجھوں (مثلاً چندہ، تعلیم و تبلیغ وغیرہ) کے اٹھانے میں خرچ کرو۔ جس شخص نے ان ذمہ داریوں کو اٹھا لیا۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ جس نے ان دو نعمتوں کو پا لیا۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس ابدی ضمانت کا حقدار بن گیا کہ اولئک ھم المفلحون "یہی وہ لوگ ہیں۔ جو بامراد ہوں گے"۔ کاش لوگ حقیقت کو سمجھیں کہ نماز کے بغیر روح کی کوئی

نہیں۔ یہ وہ فطری چشمہ ہے۔ جس سے انسان کی روح بار بار جھک کر سیراب ہوتی ہے۔ اور خدا کی یاد انسان کے سینے میں ایک نورانی شمع روشن کر دیتی ہے۔ اور کاش لوگ اس حقیقت کو بھی سمجھیں۔ کہ ان کے ہر رزق میں ان کی جماعت کا بھی حصہ ہے۔ اور ان کے غریب بھائیوں کا بھی حق ہے۔ جس کے ادا کرنے کے بغیر وہ انسان کہلانے کے حقدار نہیں ہو سکتے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مما رزقنٰھم ینفقون کے الفاظ میں صرف مال کا خرچ کرنا ہی مراد نہیں۔ بلکہ ہر وہ چیز جو خدا کی طرف سے انسان کو ملتی ہے۔ وہ خدا کا دیا ہوا رزق ہے اور انسان کا فرض ہے کہ ہر ایسے رزق میں سے دوسروں کا حصہ نکالے۔ انسان کے قویٰ اس کا رزق ہیں۔ انسان کے اوقاتِ زندگی اس کے رزق ہیں۔ اور انسان کا علم بھی اس کا رزق ہے پس ان تمام رزقوں میں سے خدا اور جماعت کا حق ادا ہونا چاہیئے۔ کوئی احمدی سچا احمدی نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے مال کے علاوہ اپنی جسمانی طاقتوں اور اپنے اوقاتِ زندگی اور اپنے کسب کردہ علوم کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ خدا کے رستہ میں خرچ نہ کرے۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ جس طرح تبلیغ کے تین گر ہیں۔ اسی طرح تربیت کی بھی تین بنیادی چیزیں ہیں۔ اور ہر مصلح کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ میں ان تینوں باتوں کی اصلاح کی طرف توجہ دے یعنی :-

(۱) لوگوں کے دلوں میں ان باتوں پر ایمان پیدا کرے۔ جسے اسلام نے ایمان بالغیب قرار دیا ہے۔ کیونکہ اسی غیب والے ایمان کے ارد گرد ہی عالم شہود کی ساری طاقتیں چکر لگاتی ہیں۔

(۲) لوگوں کو نماز کا عادی بنائے۔ جو حقوق اللہ کا مرکزی نقطہ اور روحانیت کی جان ہے۔ اور انسان کو خدا کے دامن کے ساتھ باندھ کر ابدی راحت کا وارث بناتی ہے۔

(۳) لوگوں میں اس ذمہ داری کا احساس پیدا کرائے۔ کہ ان کے رزق میں خدا اور جماعت اور ان کے دوسرے بھائیوں کا بھی حصہ ہے۔ اور اس حصہ کو ادا کرنے کے بغیر ان کا رزق کبھی پاک نہیں ہو سکتا۔

میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر کراچی کے اخبار "المصلح" کا عملہ تبلیغ اور تربیت کے میدان میں ان چھ اصولی باتوں کو مد نظر رکھے گا۔ جن میں سے تین بیرونی تبلیغ کے دائرے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور تین اندرونی تربیت کے دائرے سے متعلق ہیں۔ تو انشاء اللہ خدا تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے گا۔ اور وہ جلد ہی جماعت میں ایک طرف غیر معمولی ترقی اور دوسری طرف غیر معمولی پاک تبدیلی کے آثار دیکھ لیں گے۔ کیونکہ دین کے رستہ میں ہر مومن کی سچی کوشش ہرگز ضائع نہیں جاتی خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور ہم سب اس کے عابد اور اس کی جماعت کے خادم بن کر زندگی گذاریں آمین۔ اللّٰھم آمین۔ واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

(ماخوذ از اخبار المصلح کراچی ۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء)

جماعت احمدیہ نے موجودہ زمانے میں اسلام کو سائنٹفک طریق پر پیش کرنے میں بہت خدمت سر انجام دی ہے

"اسلام میں جدید رجحانات" کے موضوع پر عبد القیوم ملک پرنسپل لاء کالج کی تقریر

لاہور ۲۴ جنوری۔ کل شام وائی ایم سی اے ہال میں "اسلام میں جدید رجحانات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے لاء کالج کے پرنسپل مسٹر عبد القیوم ملک نے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو بہت سراہا۔ آپ نے کہا جماعتِ احمدیہ اس زمانے میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کی ایک علمبردار تحریک ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق اختلافِ عقائد کا بہت کچھ چرچا سننے میں آتا ہے۔ لیکن مغربی ممالک میں منظم تبلیغ کے ذریعہ اسلام کے متعلق عیسائی دنیا کے اعتراضات کا جو رد اس نے پیش کیا ہے کسی اور جماعت یا تحریک کو اس کی توفیق نہیں ملی۔ میں نے ان لوگوں کو قریب سے دیکھا ہے اور خود ان میں رہ کر ان کا مطالعہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان لوگوں نے بھی موجودہ ترقی یافتہ زمانہ میں اسلام کو سائنٹیفک طریق پر پیش کرنے میں بہت خدمت سرانجام دی ہے۔

دوران تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ اٹھارویں اور انیسویں صدی کا زمانہ مسلمانوں کے لئے انتہائی انحطاط کا زمانہ تھا۔ آپ نے بتایا کہ دورِ انحطاط میں بیک وقت مغرب و مشرق میں بہت سی اصلاحی تحریکیں جاری ہوئیں جن کا مقصد مسلمانوں کو گری ہوئی حالت سے نکال کر انہیں زمانے کی رفتار کے ساتھ قدم ملانے کی تلقین کرنا تھا۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے متعدد تحریکوں پر روشنی ڈال اور ان کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمارا افراد کی طرف غور کرنا قدامت پسندی کی دلیل نہیں ہے کیونکہ قرآن خود ہر آن آگے ہی آگے قدم بڑھانے اور ترقی کرنے کی تعلیم دیتا ہے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمان بادشاہوں نے بالعموم اسلام کی خدمت کو اپنا شعار نہ بنایا جس کی وجہ سے اصلاحی تحریکوں کے بانیوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور بعض حالات میں خاطر خواہ

(روزنامہ الفضل لاہور ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی کی ٹانگ پر ایک بھاری لکڑی گرنے کی وجہ سے سخت چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

(۲) خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بوجہ صحت کی خرابی خاکسار مکمل طور پر تیاری نہیں کر سکا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحتِ کاملہ بخشے۔

(۳) میرے والد صاحب تقریباً ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

(محمد عیسیٰ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۴) میری والدہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ آج کل تکلیف زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(سید محمد داؤد کلرک دفتر ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ۔ (پاکستان)

(۵) میرا بھائی بوجہ گلے میں گلٹیاں نکل آنے کے اور بخار سے بیمار ہے۔ احباب اس صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار لطیف احمد از رتن باغ لاہور)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ زچہ اور نومولودہ کو صحت عطا فرمائے نیز نومولودہ کو خادمہ دین بنائے آمین

(محمد عیسیٰ کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

آج مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۱ء بروز اتوار بعد نماز ظہر 102/D بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں عزیزہ بشریٰ خانم بنت حکیم یوسف علی صاحب کا نکاح محمد حنیف ابن منشی غلام محمد صاحب آف ہیجکہ سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے پڑھا اور تقریب رخصتانہ ادا کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

(محمد صدیق خوشنویس اخبار الفضل لاہور)

سندھ کے ایک نامور بزرگ کا کشف

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آسمانی شہادت

(از مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ سندھ)

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں اور مرسلوں کی قبولیت دنیا میں پھیلانے کے لئے جہاں ہر قسم کے عقلی اور نقلی دلائل قائم کرتا ہے۔ وہاں اس زمانہ کے اہل اللہ اور صاف باطن بزرگوں کو بذریعہ کشف و الہام ان کی سچائی پر گواہ ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ واذ وحیت علی الحواریین ان اٰمنوا بی وبرسولی قالوا اٰمنا واشھد باننا مسلمون (المائدہ ع ۱۵)

ترجمہ:۔ یاد کرو اس وقت کو جبکہ میں نے حواریوں کو وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اے اللہ تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لانے اور ان کی سچائی پر گواہ ٹھہرانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حواریوں کو جو ان کے افضل صحابہ تھے۔ وحی کی۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ المومن یری ویریٰ لہ یعنی مومن اپنے متعلق کبھی خود رویا دیکھتا ہے اور کبھی دوسرے کو اسکے متعلق رویا دکھایا جاتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو دعوےٰ مسیحیت سے پہلے بذریعہ الہام اللہ تعالےٰ نے مخاطب کرکے فرمایا۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق حضرت اقدس کی مدد کے لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا کے مختلف گوشوں سے ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جو بذریعہ کشوف و الہامات اطلاع پاکر آپ کی سچائی کے گواہ بن گئے۔ سرسری اندازہ کے مطابق ایسے پاک باطن بزرگوں کی تعداد کئی سو تک پہونچتی ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب پیر نواب صاحب بہاولپور۔ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی۔ سائیں گلاب شاہ صاحب لدھیانہ۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سرساوی۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایسے ہی بزرگوں میں سے ہیں۔

ان ہی اہل اللہ میں سے ایک حضرت سید رشید الدین صاحب جھنڈے والے تھے۔ جو گوٹھ پیر جھنڈا تعلقہ ہالہ ضلع حیدر آباد سندھ کے رہنے والے تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پیر صاحب جھنڈے والے اور پیر صاحب پاگارو ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت سید رشید الدین صاحب سندھ میں ایک بڑے پایہ کے ولی اللہ اور بزرگ تھے۔ جو علوم ظاہری اور باطنی سے آراستہ اور صاحب کشف و الہام تھے ان کے مریدوں کی تعداد کئی لاکھ تک پہونچتی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابتدائی زمانہ پایا اور آپ کو حضرت اقدس کی سچائی کا علم بذریعہ کشف و الہامات بخشا گیا۔

ایک زبردست اور عظیم الشان شہادت

ذیل میں ایک معتبر کتاب "تائید حق" سے وہ شہادت جو پیر صاحب موصوف نے حضرت اقدس کے حق میں بیان فرمائی درج کی جاتی ہے "تائید حق" جناب مولوی حسن علی صاحب مرحوم کی تصنیف ہے (جو ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی) مولوی صاحب موصوف شہر بھاگلپور صوبہ بہار کے ایک بڑے عالم۔ متقی اور باخدا انسان تھے اور ایک زبردست روحانیت کے مالک تھے۔ ہندوستان میں غالباً وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے انگریزی میں اسلام پر بڑے کامیاب لیکچر دیئے۔ مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"حاجی عبد اللہ عرب ایک عرب تاجر تھے۔ جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے۔ جب اللہ تعالےٰ نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا ان کو سامان کر دیا تو ہجرت کرکے مدینہ میں جا بسے۔ اور باغوں کے بنانے میں بہت کچھ صرف کیا۔ بہت عمدہ عمدہ باغ تیار تو ہو گئے۔ لیکن عرب کے بدوؤں کے آگے پھل ملنا مشکل۔ آخر بچارے پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں آکر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ بمبئی میں تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آجاتے ہیں یہ بزرگ ایک نہایت اعلےٰ درجہ کا مومن ہے۔ اللہ نے اسکو مادرزاد ولی بنایا ہے۔ اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظروں سے بہت ہی کم گذرا۔ مثل بچوں کے دل گناہوں سے پاک و صاف۔ خدا پر بہت ہی بڑا توکل۔ ہمت نہایت ہی بلند۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صحابہ یاد پڑ جائیں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ رہنے کا عرصہ تک موقعہ ملا ہے۔ اگر میں ان کی روحانی خوبیوں کو لکھوں تو بہت طول ہو جائے گا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ مکہ معظمہ میں نہر زبیدہ کی اصلاح کے لئے قریب ۴ لاکھ روپیہ چندہ ایک عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا

بمبئی میں عبد اللہ عرب صاحب نے الیگزنڈر رسل وب سفیر امریکہ کے مسلمان ہونے کا حال سنا تو فوراً انگریزی خط لکھوا کر وب صاحب کے پاس روانہ کیا۔

وب صاحب نے بھی ویسے ہی گرم جوشی کے ساتھ جواب دیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آسکتے تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں صلاح و مشورہ کیا جاتا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید رشید الدین جھنڈے والے سے بیعت ہے۔ شاہ صاحب کی بڑی عظمت۔ عبد اللہ عرب صاحب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو بھی مشتاق بنا دیا ہے۔ کہ ایک بار حضرت سید رشید الدین کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیرو مرشد سے صلاح ضرور ہی لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا۔ استخارہ کیا گیا۔

شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خیر ہے وہ ایک یورپین نومسلم کو ساتھ لے کر منیلا گئے وب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ بات طے پائی کہ وب صاحب سفارت کے عہدے سے استعفاء داخل کر دیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان آکر مجھ سے ملاقات کی۔ میں نے حاجی صاحب سے کہہ دیا کہ ابھی وب صاحب کو عہدے سے علیحدہ ہونے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہولے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور بمبئی سے تار دیا کہ سب ٹھیک ہے۔ تم نوکری سے استعفاء داخل کر دو۔ چنانچہ وب صاحب نے ویسا ہی کیا۔ اور ہندوستان آئے۔ میں بمبئی سے ساتھ ہوا۔ پونا حیدر آباد میں وب صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ ان ہی کی وجہ سے میں مشرف باسلام ہوا ہوں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کرکے وب صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام میں سرگرم ہو گئے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ ویسا ہی ہوا۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا۔ لیکن وصول ہوتا کہیں سے نظر نہ آتا تھا۔ حاجی عبد اللہ عرب صاحب چندہ کے فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے۔ تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور حضرت سید رشید الدین صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔ حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ معلوم ہوا۔ کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہو گا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی۔ اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علماء پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارے میں کہا جائے۔ اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور استخارہ کیا۔ خواب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے۔ وہ جو کہے وہ کرو صبح اٹھ کر شاہ صاحب نے کہا۔ کہ میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا اور اگر وہ مجھ کو امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤنگا جب حاجی عبد اللہ صاحب نے اور دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا۔ اور پیر صاحب کے ارادہ سے واقف ہوئے تو مناسب نہ سمجھا کہ پیر صاحب خود قادیان جائیں۔ سب نے عرض کیا آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کے پاس جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبد اللطیف صاحب اور حاجی عبد اللہ عرب صاحب قادیان گئے۔ اور سارا قصہ بیان کرکے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عمدگی سے چلنے لگے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

درخواستِ دعا

—— از مکرم وکیل التبشیر صاحب ——

مولوی نذیر احمد علی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ جو کہ اس وقت لندن میں زیر علاج ہیں بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کا لندن کے Brompton ہسپتال میں معائنہ ہوا۔ ڈاکٹر نے کہا T.B تو بالکل نہیں۔ البتہ Bronchiectasis ہے۔ لیکن ہسپتال میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے داخل نہیں کر سکتے۔ البتہ پنسلین اور دوسری ادویات کے ذریعہ موجودہ خطرناک حالت سے بچانے کی کوشش کی جائیگی لیکن یہ عارضی علاج ہے۔ مستقل علاج پھیپھڑے کا کاٹ دینا ہے۔ جو کہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مستقل صحت عطا فرمائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بیان مذکورہ بالا میں نے خود حاجی عبداللہ عرب صاحب سے سنا ہے اور جیسا میں پہلے لکھ آیا ہوں حاجی صاحب کو میں ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا باخدا آدمی سمجھتا ہوں۔ اس لئے اس خبر کو جھوٹا سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" (تائید حق صفحہ ۸۱ تا ۸۶)

پیر صاحب کا خط حضرت اقدسؑ کے نام

کتاب تائید حق کے حوالہ سے یہ بات اوپر ذکر ہو چکی ہے کہ پیر سید رشید الدین صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے پیر صاحب نے ان کے ہاتھ جو خط حضرت اقدس کو بھیجا وہ عربی میں ہے اور حضور نے وہ خط اپنی کتاب انجام آتھم میں درج فرمایا ہے اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف میں دیکھا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا یہ جھوٹا اور مفتری ہے یا صادق ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صادق ہے۔ پس میں نے سمجھ لیا کہ آپ حق پر ہیں۔ اب بعد اس کے ہم آپ کے امور میں شک نہیں کریں گے اور آپ کی شان میں ہمیں کچھ شبہ نہیں ہوگا اور جو کچھ آپ فرمائیں گے ہم وہی کریں گے پس اگر آپ یہ کہیں کہ ہم امریکہ چلے جائیں تو ہم وہیں جائیں گے۔ اور ہم نے اپنے تئیں آپ کے حوالہ کر دیا ہے اور آپ انشاء اللہ ہمیں فرمانبردار پائیں گے۔"

پھر حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ وہ باتیں ہیں جو ان کے خلیفہ عبداللطیف اور شیخ عبداللہ عرب صاحب نے زبانی بھی مجھے سنائیں اور اب بھی میرے دلی دوست سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا صاحب جب مدراس سے ان کے پاس گئے تو انہیں بدستور مصدق پایا بلکہ انہوں نے عام مجلس میں کھڑے ہو کر اور ہاتھ میں ہاتھ لے کر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیا کہ میں ان کو اپنے دعویٰ میں حق پر جانتا ہوں اور ایسا ہی مجھے کشف کے رو سے معلوم ہوا ہے اور ان کے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جب میرے والد صاحب تصدیق کرتے ہیں تو مجھے بھی انکار نہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۶)

پیر صاحب کے نام خط

حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب یمن بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی میں سکونت اختیار کر لی ہے سیٹھ صاحب کا بیان ہے کہ میرے والد صاحب حضرت پیر رشید الدین صاحب جھنڈے والے کے مرید تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے جب مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ فرمایا تو میں نے پیر صاحب موصوف کی خدمت میں ایک خط تحریر کیا۔ پیر صاحب نے حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کی تصدیق فرمائی اور مجھے خط لکھا۔ ان کے خط آنے پر میں نے حضرت اقدسؑ کی بیعت کی۔ سیٹھ صاحب کا خط اور پیر صاحب کا جواب درج ذیل ہیں۔

مکرم و معظم حضرت پیر سائیں جھنڈے والے

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں وہ شخص ہوں کہ میرا والد بمبئی میں آپ کا مرید تھا۔ اس کا نام آدم تھا۔ آپ ہر سال بمبئی میں تشریف لاتے تھے اور میرا والد آپ کی آپ کے درویشوں کے ساتھ دعوت طعام کرتا تھا۔ اس وقت میری عمر ۱۲ سال کی تھی۔ جب آپ نے میرے والد صاحب کی اس عرض پر کہ یہ میرا چھوٹا بیٹا ہے اس کو بیعت میں شامل کریں۔ آپ نے کچھ گلاس میں پانی منگوایا۔ مجھے سامنے دوزانو بٹھایا۔ اور کچھ پڑھنے والے تھے کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس بیعت سے مجھ کو فائدہ ہوگا۔ یا یا آپ کو آپ نے کچھ توقف کر کے میرے والد صاحب کو کہا یہ لڑکا میرا مرید نہیں ہوگا۔ مجھ سے کوئی بڑا بزرگ ہوگا تو شاید اس کی بیعت کرے۔ اس کو میرے سامنے سے اٹھا دو۔ اب میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر آپ کی گواہی طلب کرتا ہوں۔ آپ چونکہ اہل اللہ اور بزرگ ہیں اور ہم لوگ دنیا دار اور اندھے ہیں۔ وہ گواہی یہ ہے کہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ابن مریم اور مہدی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہم کیا کریں!۔ اگر آپ نے گواہی نہ دی اور ہم نے اس کو سچا ہوتے ہوئے قبول نہ کیا تو قیامت کے دن آپ خدا کے پاس گناہ گار ہوں گے۔ اور اگر بفرض محال وہ جھوٹا ہوا اور ہم نے نادانی سے اسے قبول کر لیا تو تو آپ خدا کے پاس جوابدہ ہوں گے۔ براہ کرم سچی شہادت ارشاد فرمائیں۔ والسلام

خاکسار دعا کا طالب اسمٰعیل آدم

پیر صاحب کا جواب

حبی فی اللہ اسمٰعیل آدم!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

تمہارا خط پہنچا۔ تم نے ہم کو خدا تعالیٰ کی قسم دے کر ہماری گواہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق طلب کی ہے اور اپنی شناخت بھی دی ہے کہ آپ کون ہیں۔ در جواب تحریر ہے۔ کہ ہمارے سلسلے کا دستور ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان ہم مریدوں کے ساتھ حلقہ کر کے ذکر اللہ کرتے ہیں۔ ایک دن ہم نے اسی حلقہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کشفی رنگ میں دیکھا تو پوچھا یا رسول اللہ مرزا غلام احمد کون ہے تو آپ نے جواب دیا

"از ماست"

یہ پہلی گواہی ہے۔ دوسری گواہی یہ ہے کہ ہم عشاء کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو نہیں کرتے اور سو جایا کرتے ہیں۔ نصف شب کے قریب رؤیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ ہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! علماء ہند نے اس پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا

"در عشق ما دیوانہ شدہ است"

تیسری گواہی یہ ہے کہ ہمارا یہ طریقہ ہے کہ رات کے پچھلے حصے میں اٹھتے ہیں اور نماز تہجد ادا کر کے ذرا کروٹ لیٹ جاتے ہیں یہ سنت رسولؐ ہے۔ ایک دفعہ اسی کروٹ لینے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کشفی رنگ میں ہوئی تو ہم نے دامن پکڑ لیا کہ یا نانا! اب تو علماء ہند کے علاوہ علماء مصر، عرب، ایران نے بھی اس پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں تو آپ نے جذبہ کے ساتھ فرمایا:۔

"ھو صادق ھو صادق ھو صادق"

یہ ہماری گواہی ہے۔ تمہاری قسم سے ہم بری ہوتے ہیں۔ اب ماننا یا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔

رشید الدین صاحب العلم

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب اب کافی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ کراچی میں سکونت پذیر ہیں جو صاحب مزید تسلی کے خواہشمند ہوں وہ حضرت سیٹھ صاحب سے مل کر اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔

یہ مختلف شہادتیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ کی سچائی کے لئے پیش کر کے ہم حضرت پیر جھنڈے والے کے مریدان باصفا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ زمانہ کے امام کو قبول کریں۔ یہ وہی مبارک وجود ہے جس کے لئے تیرہ سو سال سے انتظار ہو رہا ہے۔ مبارک وہ جو ایمان لایا

استخارہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر اہم کام کے لئے استخارہ فرمایا کرتے تھے۔ اس سنت نبوی کے مطابق اگر کسی صاحب کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بارہ میں کوئی شبہ ہو اور جو دعویٰ آپ نے فرمایا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شکوک ہوں تو مندرجہ ذیل طریق پر اس کو دور فرمالیں جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف نشان آسمانی میں تحریر فرمایا ہے۔

"اوّل توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ

اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ وہ ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

سو تو اگر خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینے کو بکلی بغض و عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ وہ ضرور اپنے وعدے کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔

. . . . . .

سوائے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔

تا ایسا نہ ہو کہ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہے اسے اپنی کم فہمی سے نعوذ باللہ جھوٹا سمجھ کر الٰہی منشاء کے خلاف عقیدہ پر قائم ہو جاؤ بلکہ چاہیے کہ تمہارا عقیدہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے عین مطابق ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(نشان آسمانی صفحہ ۳۹)

دعائے مغفرت!

برادرم فیض احمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ ۱۶/۱ کو ربوہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے پیچھے ایک دو سالہ بچہ چھوڑ گئی ہیں۔ دعائے مغفرت اور بلندی درجات کیلئے احباب سے درخواست ہے

خورشید احمد۔

(۲) میری والدہ صاحبہ ۶/۱ کو آٹھ دن بیمار رہ کر اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ احباب انکی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد عقیل کلرک محکمہ نہر خانپور ریاست بہاولپور

موصی صاحبان کی توجہ کیلئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اگر ان کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہوسکیں تو پھر کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت کے تحریر فرمادیں تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

برکت اللہ صاحب نخت ہزارہ سرگودھا	۸۷۷ / ۱۰-۷-۴۹	۱۰/-/-
محمد امین صاحب مری روڈ راولپنڈی	۹۰۱ / ۱۰-۷-۴۹	۵/-/-
ماسٹر عبدالحکیم صاحب کبیر والہ ملتان	۱۰۹۹ / ۱۲-۷-۴۹	۱۰/-/-
عبدالغنی صاحب سکرٹری چک ۴/۴ صوبہ سرحد	۱۲۲۵ / ۱۶-۷-۴۹	۲۴/۱۲/-
دین محمد صاحب پریذیڈنٹ چوہر منڈہ سیالکوٹ	۱۲۳۹ / ۱۴-۷-۴۹	۱۰/-/-
ضیاء الحق صاحب چک ۲۹۵ گ ب لائلپور	۱۱۵۸ / ۱۲-۷-۴۹	۹/-/-
جلال الدین صاحب چک ۷۹ B.R گھسیٹ پور لاہور	۵۶۲۸ / ۲۰-۷-۴۹	۸/۸/-
قائم الدین صاحب ″ ″		۵/-/-
جمعدار نذیر احمد صاحب ″ ″		۸/۴/-
منشی عبدالعزیز صاحب محمود آباد اسٹیٹ سندھ	۱۲۴۷ / ۲۱-۷-۴۹	۱۵/۹/-
شیخ محمد یعقوب صاحب اوکاڑہ منٹگمری	۱۲۷۳ / ۲۳-۷-۴۹	۲/۱۲/-
رحمت اللہ صاحب ″ ″		۶/-/-
خواجہ عبداللہ صاحب جہلم	۱۲۷۵ / ۲۳-۷-۴۹	۲/۴/-
کرامت دین صاحب سرائے عالمگیر گجرات	۱۳۹۸ / ۲۴-۷-۴۹	۷/-/-
غلام مصطفےٰ النصرت آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰۷۲ / ۲۵-۷-۴۹	۲۴/-/-
سید عباس علی شاہ صاحب ″ ″		۹۰/-/-
نبی بخش صاحب ″ ″		۲۴۷/-/-
شیخ عنایت اللہ صاحب ″ ″		۸۲/-/-
عبد احد خاں صاحب ″ ″		۸۵/-/-
منشی اللہ رکھا صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۹۲۷ / ۹۶۱ / ۲۶-۷-۴۹	۱۲/-/-
نیک عالم صاحب جوم چک سکندر گجرات	۱۳۷۵ / ۲۷/۷/۴۹	۱۳/۸/-
میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چری شیخوپورہ	۱۳۲۷ / ۳-۸-۴۹	۱۲/-/-
امۃ الحفیظ صاحبہ جھنگ	۱۵۱۷ / ۳-۸-۴۹	۱۲/-/-
غلام محمد گوجر ان جہلم	۱۳۸۸ / ۴-۸-۴۹	۱۰/-/-
صوفی غلام محمد سانگلا ہل شیخوپورہ	۵۷۵۲ / ۴-۸-۴۹	۵/-/-
محمد ابراہیم صاحب مردان	۱۵۵۲ / ۵-۸-۴۹	۴/۸/-
اہلیہ صاحبہ مرزا اعظم بیگ صاحب ٹنڈو آدم سندھ	۱۶۳۴ / ۸-۸-۴۹	۲/-/-

تلاش گم شدہ

عبدالعزیز صاحب گنائی ولد اسمٰعیل صاحب گنائی ساکن ہادی پاری گام ڈاک خانہ ترال کشمیر جن کا حلیہ ذیل میں درج ہے عرصہ پانچ سال سے لاپتہ ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ یا کوئی اور ان کا واقف دوست پڑھے۔ تو مہربانی فرما کر ان کے پتہ سے نظارت امور عامہ قادیان کو اطلاع دے۔

حلیہ:- رنگ گندمی۔ جسم پتلا۔ میانہ قد۔ منہ لمبا۔ عمر تقریباً اٹھائیس سال۔ ناک دراز۔ آنکھیں سیاہ تعلیم یافتہ۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں اپنی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصیان کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداران کی طرف سے امر کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری اُن پر ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستِ دُعا

والدہ صاحبہ میاں صلاح الدین صاحب ناصر درویش بعارضہ سخت کھانسی اور کثرت پیشاب سے بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد واقف زندگی مبلغ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

قاعدہ لیسرنا القرآن

قاعدہ لیسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز لیسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہوچکا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ بعض بد دیانت لوگ اُس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں۔ کہ گویا یہ لوگ دفتر لیسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا۔ تو ہم اُس کا اعلان کردیں گے۔ ہر دست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر لیسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ھدیہ:- چھوٹا قاعدہ ۴ر بڑا قاعدہ مکمل ۱۰ر فی پارہ ۴ر قرآن مجید مجلد ۷ روپے۔ قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸/- روپے۔ زیادہ تعداد منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کروائیں۔

منیجر قاعدہ لیسرنا القرآن۔ ربوہ

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (منیجر)

زکوٰۃ اور مستورات

ادائیگی زکوٰۃ کی طرف ہماری مستورات کی توجہ نسبتاً کم ہے۔ حالانکہ یہ ایک فرضی چندہ ہے۔ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو فائدہ ہی فائدہ کا سودا زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ اب اگر کوئی شخص مرد ہو یا عورت۔ اس پر زکوٰۃ واجب آتی ہو۔ اور وہ ادا نہ کرے۔ گھاٹے میں نہیں تو اور کیا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی زکوٰۃ واجب ہونے کے فوراً بعد ہی کردینی چاہیئے اگر زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں کہ کس مال پر کس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ تو آج ہی نظارت بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ طلب فرمالیں۔ جو مفت پیش کیا جائے گا۔ (نظارت بیت المال)

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

نہ ہوئے تو ہمیشہ کے لئے دوسروں کے غلام بن جائینگے اور ممکن ہے کہ سپین کی طرح صفحۂ ہند سے ہی محو ہو جائیں۔ سوچئے یہ کتنا نازک مقام تھا۔ اس وقت آپ نے اس اجماع سے نہ صرف زبانی اختلاف کیا۔ بلکہ اپنی جماعت کو اس جنگ آزادی میں حصہ لینے سے روک دیا۔ کیا کوئی فرقہ اس سے بد تر عمل دکھا سکتا ہے۔ شیعہ اور سنی جنہوں نے تمام اسلامی تاریخ پر اپنے جھگڑوں سے تاریکیاں ڈالی ہیں۔ وہ تو وقت کی نزاکت کو سمجھ کر ایک ہو جائیں۔ اسلئے وہ تو فرقہ ہیں۔ اور مودودی صاحب اس وقت بھی الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں۔ وہ کوئی فرقہ نہیں آخر ایسا نعب زدل کا فائدہ ہی کیا ہے۔ جن کو دوسرے کے پیچھے پڑھ کر آپ عوام مسلمانوں کو یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ ہم کوئی فرقہ نہیں ہیں۔

پھر یہ بھی غلط ہے کہ آپ سب کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں کیا آپ نے احمدیوں کے پیچھے کبھی نماز پڑھی ہے۔ احمدیوں کو جانے دیجئے کیا آپ نے شیعوں کے پیچھے کبھی نماز پڑھی ہے؟ اتنی بڑی غلط بیانی شاید آپ کے اصولوں کے مطابق صالحیت ہی کہلاتی ہے۔ پھر کیا آپ اہلحدیث ہیں؟ نہیں حنفی ہیں؟ نہیں۔ چکڑالوی ہیں؟ نہیں۔ آپ کسی موجودہ فرقہ میں سے نہیں تو آپ پھر یقیناً ایک الگ فرقہ ہیں۔ تمام فرقے اسی طرح بنتے آئے ہیں۔ ہر ایک فرقہ یہی کہتا ہے۔ کہ میں ہی اسلام پر عمل پیرا ہوں۔ اس طرح آپ بھی کہتے ہیں۔ چونکہ آپ دوسرے فرقوں میں نہیں ہیں اسلئے آپ ایک نیا فرقہ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب مسلمانوں کو یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ ان کی جماعت بھی مسلم لیگ کی طرح ایک غیر فرقہ دارانہ جماعت ہے حالانکہ وہ قطعی ' جماعت نہیں ہے۔ ان کے خیال میں اہل حدیث، شیعہ اور احمدی تمام فرقے بنیادی طور پر غیر صالح ہیں۔ جو حکومت وہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ صرف وہی لوگ چلا سکتے ہیں جو ان کے تنگ نظرانہ زاویۂ نگاہ میں صالح کہلا سکتے ہیں۔ ایک شیعہ خواہ کتنا صالح ہو۔ ایک احمدی خواہ کتنا اسلام کے اصولوں پر چلنے والا ہو۔ بنیادی طور پر مودودی صاحب کے نزدیک وہ صالح نہیں ہو سکتا۔ جو ان کے پیش نظر ہے وہ تو اپنی قسم کا صالح چاہتے ہیں اور اسکے علاوہ اگر وہ کچھ اور چاہتے ہیں تو وہ انتخابی سٹنٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

حقیقت یہ ہے کہ سوا مسلم لیگ کے کوئی جماعت غیر فرقہ دارانہ نہیں ہو سکتی۔ ہمیں یہاں نام سے غرض نہیں ہے نام خواہ کچھ بھی ہو۔ پاکستان کے استحکام کے لئے صحیح جماعت وہی ہے۔ جس کے اصول ویسے ہی وسیع ہوں۔ جیسے کہ مسلم لیگ کے تھے۔ اور ہیں۔ جس میں اعتقادی بناء پر کوئی جھگڑا نہ ہو۔ اس وقت نہ صرف پاکستان کے استحکام کے لئے بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے ایسی ہی جماعت کی ضرورت ہے۔ جس کے اصولوں میں اختلافی اعتقاد کی بناء پر فرقہ دارانہ سوال کو بالکل خارج کر دیا گیا ہو۔ مودودی صاحب کی اس معنی میں سخت فرقہ دارانہ جماعت ہے وہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں مسلمانوں میں اندرونی فتنوں کو ہی ہوا دے سکتی ہے۔ وہ اپنے فرقہ کی آئیڈیالوجی جو ہماری دانست میں سراسر قرآنی تعلیم سے متضاد ہے۔ مسلمانوں پر ٹھونسنا چاہتی ہے۔ جس کے لئے اب دنیا تیار نہیں ہے

پاکستان کے کسی علاقہ پر افغانستان دعویٰ نہیں کرسکتا (چوہدری محمد ظفر اللہ خاں)

لنڈن ۲۴ جنوری۔ پاکستان کے متعلق افغان دعووں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے گذشتہ شب لنڈن کے فضائی مستقر پر لیک سکیس کے لئے ہوائی جہاز سے روانہ ہونے سے پہلے اسٹار کو بتایا۔ جہانتک پاکستان کا تعلق ہے معاملہ بالکل صاف ہے۔

۱۸۹۰ء سے ڈیورنڈ لائن کو بین الاقوامی سرحد تسلیم کیا جاتا رہا ہے اور اسے صرف دوسرے ملکوں ہی نے نہیں بلکہ خود افغانستان نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اس لئے پاکستان کے کسی علاقہ پر دعویٰ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

راستہ کے متعلق اگر سوال صرف نقل و حمل کی سہولت کا ہے تو افغانستان کو تقسیم کے بعد بھی وہی سہولتیں حاصل ہیں جو اسے تقسیم سے قبل حاصل تھیں کسی علاقہ پر کسی طرح دعویٰ کیا ہی نہیں جا سکتا اور یہ بالکل خارج از امکان ہے۔

تازہ ترین چینی پیشکش کے متعلق ان کی رائے دریافت کرنے پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اس امید کی جھلک نظر آتی ہے کہ شاید اسکی بناء پر کسی قسم کا سمجھوتہ ممکن ہو سکے یہ یقیناً ان کے سابقہ موقف سے آگے کی جانب ایک قدم ہے اس لئے کہ اب وہ اپنے مطالبات کو مشروط نہیں بنانے اور اسے جنگ بند کرنے کی ابتدائی شرط قرار نہیں دیتے ایسا معلوم ہوتا ہے .... ایک محدود عرصہ کے لئے وہ جنگ بند کرنے کے لئے تیار ہیں جو دوسرے مسائل پر مباحثہ سے قبل ہوگا۔ اور جس عرصہ میں ان مسائل پر گفتگو ممکن ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پہلے موقف سے یہ یقیناً ایک قدم آگے ہے اور اس سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ مذاکرات کے ذریعہ کسی پر امن سمجھوتہ کا ہونا ممکن ہو سکے گا۔ (اسٹار)

افغانستان امریکہ سے قرض حاصل کرنا چاہتا ہے

لنڈن ۲۴ جنوری۔ لنڈن کی ایک اخباری اطلاع ہے کہ افغان وزیر اعظم جو اس وقت برطانیہ میں ہیں امریکہ سے قرض لینا چاہتے ہیں نیز یہ کہ پاکستانی علاقہ پر افغان دعووں کے متعلق استصواب رائے کرانا چاہتے کہا جاتا ہے کہ اس کے علاوہ افغانستان یہ بھی چاہتا ہے کہ پاکستان سے گذر کر سمندر تک ایک راستہ قائم کرے۔

پاکستان کے ایک افسر نے جن کا چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے قریبی تعلق ہے جو گذشتہ شب لیک سکیس روانہ ہونے سے قبل مسٹر اٹیلی اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملے تھے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ممکن یہ خبر صحیح ہو کہ افغان وزیر اعظم قرض حاصل کرنے کے لئے امریکہ جا رہے ہیں۔

جہانتک پاکستان کا تعلق ہے پاکستان کی علاقائی وحدت کے کسی مسئلہ پر مباحثہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ پاکستان کا اپنا معاملہ ہے جس سے کسی کو کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس سے قطع نظر کہ خود پاکستان کی کیا رائے ہوگی۔ خود قبائلیوں کا سوال ہے یہاں قبائلیوں کی پاکستان سے وفاداری کو متزلزل کرنے میں افغان پروپیگنڈا بالکل ناکام ہو چکا ہے۔ مختلف لوگوں کے مسلسل بیانات نے افغان پراپیگنڈا کے کھوکھلے پن کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کیلئے پنیر

بیروت ۲۴ جنوری بیروت میں ۸۰۰ ٹن پنیر آ گئی ہے جو اقوام متحدہ کے بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کی طرف سے فلسطینی عرب پناہ گزین بچوں کو تحفہ کے طور پر بھیجی گئی ہے۔ (اسٹار)

آئندہ ستمبر میں اردن میں مردم شماری

عمان ۲۴ جنوری۔ اردن کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ستمبر میں ملک کی عام آبادی کی مردم شماری اور صنعتوں کی گنتی کی جائے گی۔ اس مردم شماری میں اردن کے دونوں ساحل شامل ہوں گے۔ کافی عرصہ سے اردن میں مردم شماری نہیں ہوئی ہے۔

ملک کے جنوبی علاقہ میں ٹڈیوں کے دل نمودار ہونے کی خبروں کی بناء پر کابینہ نے اس خطرہ کے انسداد کے لئے ۵۰۰۰ دینار منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

عربوں کو اپنے مسائل خود حل کرنے چاہئیں

بیروت ۲۴ جنوری۔ موجودہ وزیر اعظم کے بھائی جو خود ہمارے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ سمیح الصلح بے نے اپنے حالیہ دورۂ مصر کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے عرب ملکوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ متحد ہو جائیں۔ تاکہ عالمی حالات ان کے لئے جو خطرات پیش کر رہے ہیں۔ وہ ان کا متحدہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ بتاتے ہوئے کہ مصری دارالحکومت میں انہوں نے ممتاز افراد سے ان اہم مسائل پر گفتگو کی جو عربوں کے لئے اس نازک دور میں وجہ تردد بنے ہوئے ہیں۔ سمیح الصلح بے نے کہا۔ کہ عرب ملکوں کے درمیان اختلاف ہی کی وجہ سے فلسطین ہاتھ سے نکل گیا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کی وجہ سے امید قائم ہے

نیو یارک ۲۴ جنوری۔ لبنان کے ڈاکٹر چارلس ملک نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس وقت دنیا کے موجودہ تاریک حالات میں بھی اقوام متحدہ کی وجہ سے اب تک امید کی بنیادیں قائم ہیں۔

انہوں نے اسٹار کو بتایا کہ اقوام متحدہ دنیا کے حالات کی صحیح عکاسی کرتی ہے۔ اگر اس وقت اقوام متحدہ پر تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ جن اقوام پر وہ مشتمل ہے۔ ان کے تعلقات افسردہ ہو رہے ہیں۔ مختلف طاقتوں کے درمیان گفت و شنید کے ذرائع اقوام متحدہ کی وجہ سے ہر وقت حاصل ہوتے رہے ہیں اور جب تک گفتگو اور مذاکرات جاری ہیں۔ اسوقت تک امید قائم رہی ہے۔ اسلئے ایسے ذرائع بہم پہنچا کر اقوام متحدہ قطعی طور پر امن کا مواد فراہم کر دیتی ہے (اسٹار)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴